© rasailojaraid.com

اس سال ہمارے دو بزرگ دوست ولی اللٰہی فکر و نظر کے زبردست حامی ہم سے جُدا ہو کر شہر خموشاں میں جا پہنچے ۔ ان میں سے ایک تھے خان محمد امین خان کھوسو جن کے متعلق الولی میں لکھا جا چکا ہے ۔ اور دُوسرے بزرگ ہیں مولوی رفیق نذیر حسین جتوئی جیلانی ، جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے ۔ موصوف ضلع لاڑکانہ کے مشہور قوم پرست لیڈر اور کسانوں کے زعیم تھے ۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار مولانا خادم حسین صاحبؒ سے پائی جو کہ سندھ کے استاد العلماء تسلیم کیے جاتے تھے اور فلسفہ ومعقول میں مولانا فضل حق خیر آبادیؒ کے خاص تلمیذ مولانا محمد اسماعیل ابڑائی سندھی سے تعلیم پائی تھی ، اسی طرح مولانا محمد اسماعیل سندھی کے خاص شاگرد مولانا نظر محمد صاحب بھنگہ ریاست بہاولپور سے بھی تین برس مسلسل تعلیم پائی ۔ مولوی نذیر حسین مرحوم کی تربیت علمی ماحول میں ہوئی ، مرحوم بڑے ذہین تھے ۔ باقی تعلیم مولانا امید علی صاحب سندھی تلمیذ حضرت شیخ الہندؒ اور مولانا میر محمد صاحب نورنگی سندھی سے پائی تھی ۔ جوانی میں اہل اسلام کے بڑے مناظر بھی رہے ۔ باطل فرقوں سے مناظرے کیا کرتے تھے اور شعر گوئی میں بھی ان کو بڑا کمال حاصل تھا ۔ عربی ، فارسی اور سندھی میں بڑی روانی سے اشعار کہتے تھے ۔ مرحوم اگر اپنی آبائی گدی کو سنبھالتے تو بڑے پیر و مرشد مانے جاتے لیکن ان کو وطن اور قوم کی خدمت کے جذبہ نے جمودی زندگی سے ہٹا کر انقلابی بننے پر مجبور کیا ۔ ہاری تحریک کے سرگرم لیڈر بن گئے ۔ انگریزوں کے دور میں اور اس کے بعد بھی مرحوم کئی بار جیل و بند کی تاریکیوں میں کئی سال تک بند رہے ۔ لیکن اپنے انقلابی فکر سے باز نہ آئے ۔ وقت کی حکومتوں سے ہمیشہ عوام کے حقوق کے سلسلہ میں ان کی ٹکر رہی ۔ انقلابی تحریک اور انقلابیوں کی صحبت میں کچھ ایسے آگے بڑھ گئے کہ مابعد الطبیعیات کے نظریوں سے بھی کچھ وقت کے لیے منکر ہو گئے کیوں کہ مرحوم اتنے بے باک تھے کہ ان کو منافقت اور مصلحت کوشی سے دُور کا بھی واسطہ نہ تھا ۔ وہ جس چیز کو حق سمجھتے تھے ، اس کو برملا کہتے تھے ۔ رفیق نذیر حسین کی یہ خوش قسمتی تھی کہ ان کی استاذ علامہ عبید اللہ سندھیؒ سے ملاقات ہوئی اور ایک ہی

© rasailojaraid.com